سورة النساء

آیات ۱۱ - ۱۲

يُوۡصِيۡكُمُ اللّٰهُ فِىۡۤ اَوۡلَادِكُمۡ ۗ لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ۚ فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَيۡنِ
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ
الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ
اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَكُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿١١﴾ وَلَكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ اَزۡوَاجُكُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهُنَّ
وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِيۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا
تَرَكۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّكُمۡ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ
وَصِيَّةٍ تُوۡصُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ وَاِنۡ كَانَ رَجُلٌ يُّوۡرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امۡرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ
فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنۡ كَانُوۡۤا اَكۡثَرَ مِنۡ ذٰلِكَ فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنۡۢ
بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصٰى بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ۙ غَيۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ ﴿١٢﴾

سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں ...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

اس سبق میں

- آیت 11 اور 12 میں اسلام کا قانون وراثت (Law of Inheritance) خاصی تفصیل سے بیان ہوا ہے
- تقسیم وراثت کے ضابطے کی تفصیل تاکہ سب لوگوں کے حقوق معین ہو جائیں اور معاشرے میں ظلم و حق تلفی اور نزاع و مخاصمت کے دروازے بند ہو جائیں۔
- ان احکامات کو اللہ نے حدود اللہ قرار دیا ہے جن کی خلاف ورزی کی سزا دوزخ ہے
- سبق میں
- ضمائر (Pronouns) پر توجہ دیں کہ ان سے کون مراد ہیں (ضمیریں کس کی طرف لوٹ رہی ہیں)
- مؤنث (Feminine) کے صیغے، تثنیہ (Dual) کے صیغے، اور جمع (Plural) کے صیغے کثرت سے استعمال ہوئے ہیں - ان پر غور کرکے ان کے مفہوم ، معنی اور پہچان حاصل کریں
- وراثت کے یہ احکام جو اللہ نے بیان فرمائے اور فرض ٹھہرائے ان کو اچھی طرح جانیئے اور اپنے خاندان میں ان کا اطلاق کرکے اللہ کی خوشنودی سمیٹنے کی سعی کریں

يُوصِيكُمُ اللهُ فِيٓ أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ

يُوصِيكُمُ اللهُ - تمھیں وصیت کرتا ہے اللہ

أَوصَى يُوصِي ، إِيْصَاءً - (IV)
وصیت/نصیحت کرنا، حکم دینا

فِيٓ أَوْلَادِكُمْ - تمھاری اولاد (کے بارے) میں

وصیت: اہتمام اور تاکید سے کہی بات

لِلذَّكَرِ - مذکر (مرد) کے لیے

ذَكَر - مرد

أُنثَى - عورت

(أ ن ث)

مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ - دو مونث کے حصے کی مانند

حَظ - حصہ

أُنثَيَيْن - أُنثَى کا تثنیہ

فَإِنْ كُنَّ نِسَآءً - پھر اگر ہوں کچھ عورتیں

فَوْقَ اثْنَتَيْنِ - دو سے اوپر

(ث ن ي)

إِثْنان / اِثْنَيْن - سے مؤنث کے لیے تثنیہ (دو)

فَلَهُنَّ - تو ان کے لیے ہے

ثُلُثَا مَا تَرَكَ - اس کا دو تہائی جو اس نے چھوڑا

وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ

وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً - اور اگر ہو ایک (مؤنث)

فَلَهَا النِّصۡفُ - تو اس کے لیے ہے آدھا

وَلِاَبَوَيۡهِ - اور اس کے ماں باپ کے لیے

أَبَوَيْهِ - اصل میں أَبَوَيْن تھا - اَبْ کا تثنیہ
اضافت (هِ) کی وجہ سے تثنیہ کا ن گر گیا

لِكُلِّ وَاحِدٍ - ہر ایک کے لیے

مِّنۡهُمَا السُّدُسُ - ان دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے

مِمَّا تَرَكَ - اس میں سے جو اس نے چھوڑا

اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ - اگر ہو اس کی کوئی اولاد

وَلَد - بیٹا، بچہ، اولاد

فَاِنۡ لَّمۡ - پھر اگر نہ ہو

يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ

يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ - نہ ہو اس کی کوئی اولاد

أَبَوٰہ ۔ اصل میں أَبَوَان تھا ۔ اَبْ کا تثنیہ
اضافت (هِ) کی وجہ سے تثنیہ کا ن گر گیا

وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ-اور وارث ہوں اس کے ماں باپ

اُم ۔ ماں، والدہ

فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ - تو اس کی ماں کے لیے ہے ایک تہائی

فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ - پھر اگر ہوں اس کے

اِخۡوَةٌ - بھائی بہن

فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ - تو اس کی ماں کے لیے ہے چھٹا حصہ

مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ - اس وصیت کے بعد

يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ - اس نے وصیت کی ہو جس کی

اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ⑪

اَوْ دَيْنٍ - یا کسی قرضے (کی ادائیگی) کے بعد

دَین - قرض

ایسا ادھار جس کی ادائیگی کی مدت مقرر ہو

اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ - تمہارے ماں باپ اور تمہارے بیٹے

لَا تَدْرُوْنَ - تم نہیں جانتے

دَرَى يَدْرِي ، دِرَايَةً - جاننا

اَيُّهُمْ اَقْرَبُ - ان میں سے کون زیادہ قریب ہے

لَكُمْ نَفْعًا - تمہارے لیے بلحاظِ نفع کے

فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ - فرض ہوتے ہوئے اللہ (کی طرف) سے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ - بیشک اللہ ہے

عَلِيْمًا حَكِيْمًا - جاننے والا ہے حکمت والا ہے

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۗ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ
دَيْنٍ ۗ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١﴾

تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ: مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے، اگر (میت کی وارث) دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے، اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے اور اگر وہ صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے اور اگر میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو ماں چھٹے حصہ کی حق دار ہو گی (یہ سب حصے اُس وقت نکالے جائیں) جبکہ وصیت جو میت نے کی ہو پوری کر دی جائے اور قرض جو اُس پر ہو ادا کر دیا جائے تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون بلحاظ نفع تم سے قریب تر ہے یہ حصے اللہ نے مقرر کر دیے ہیں، اور اللہ یقیناً سب حقیقتوں سے واقف اور ساری مصلحتوں کا جاننے والا ہے

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا
تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ
وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١﴾

Allah (thus) directs you as regards your Children's (Inheritance): to the male, a portion equal to that of two females: if only daughters, two or more, their share is two-thirds of the inheritance; if only one, her share is a half. For parents, a sixth share of the inheritance to each, if the deceased left children; if no children, and the parents are the (only) heirs, the mother has a third; if the deceased Left brothers (or sisters) the mother has a sixth. (The distribution in all cases ('s) after the payment of legacies and debts. Ye know not whether your parents or your children are nearest to you in benefit. These are settled portions ordained by Allah; and Allah is All-knowing, Al-wise.

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ

اسلام کا قانونِ میراث

- یہ قرآن حکیم کا اعجاز ہے کہ چار آیات کے اندر اسلام کا پورا قانون وراثت بیان کر دیا گیا ہے جس پر سینکڑوں صفحات کی بیسیوں کتابیں لکھی گئی ہیں
- وراثت کے بارے میں یہ ہدایات اور یہ قانون محض سفارشات نہیں ہیں - یہ اللہ کی طرف سے وصیت (اہتمام کے ساتھ خصوصی تاکید ہے)
- ← ان ہدایات میں اولین اور اصولی ہدایت — سب سے پہلے میراث کے حوالے سے جن ورثا کے حصوں کا ذکر کیا گیا ان میں لڑکا اور لڑکی یا مرد اور عورت ہیں۔
- ← مرد کا حصہ عورت کے حصے سے دوگنا (عورت کا حصہ تقسیم وراثت کی اکائی۔ عورت کی تکریم و وقار کا اعلان)

میراث کے اس حصے کا اصل حوالہ (Reference) عورت کا حصہ ہے - اس اسلوب اور تعبیر سے شائد اس طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ دنیا میں آج تک عورتوں کو میراث سے محروم رکھ کر جو ظلم کیا گیا ہے قرآن کریم کے نزول اور آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد اسلامی حدود میں یہ ظلم نہیں ہوگا

- ← قرآن کے قانونِ وراثت کا سطحی مطالعہ کرنے والوں کو لگتا ہے کہ عورت کا مرتبہ مرد سے کمتر ہے لیکن در حقیقت یہ حسن معاشرت و معیشت کے قیام کے تصور پر مبنی ہے

وراثت میں عورت کا حصہ - آدھا !

- اس فقرے کو پوری طرح نہ سمجھنے کی بنا پر اسلام کے قوانینِ وراثت پر اہلِ مغرب نے بہت تنقید کی ہے (جو خود ہزاروں سال سے عورت کو وراثت سے محروم کرتے چلے آئے ہیں)
- ہماری مسلمانوں میں بھی ان لوگوں کی کمی نہیں جو اس پروپیگنڈے سے متاثر ہوئے اور اس قانون پر معترض ہیں (اور ان میں ہماری وہ بہنیں بھی شامل ہیں جنہوں نے اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی)
- اس معاملے کو گہرائی میں جا کر پرکھیں تو محسوس ہوگا کہ عورت کا حصہ آدھا ہونے کے باوجود مرد سے زیادہ ہے اور مرد کا حصہ دگنا ہونے کے باوجود عورت سے کم ہے- کیسے ؟
- اسلام نے عورت کو معاش کی فکر سے آزاد رکھا ہے اور اس پر شوہر، بچوں یا خاندان کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی- بطورِ بیٹی، بیوی، ماں، بہن کسی حیثیت سے بھی اس پر نہ کمانا فرض ہے نہ کسی کی کفالت کرنا
- جب اللہ تعالیٰ نے عورت پہ اس کا اپنا بھی مالی بوجھ نہیں ڈالا اور اس سے منسوب مرد رشتہ داروں پر فرض کر دِیا کہ وہ اس کی کفالت کریں تو اصولاً ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس کو جائیداد کا آدھے سے بھی کم حصہ ملتا یا نہ ہی ملتا۔ لیکن وہ رب اتنا کریم ہے کہ اس نے پھر بھی عورت کے ہر رشتے کے ترکے میں اس کا کچھ نہ کچھ حصہ مختص کر دیا۔ بیٹی ہے تو باپ، ماں ہے تو اولاد، بہن ہے تو بھائی اور بیوی ہے تو شوہر کے چھوڑے جانے والے مال میں اس کو مناسب حصہ الاٹ کر دیا۔

وراثت میں عورت کا حصہ - آدھا !

- اس پر مستزاد یہ کہ عورت کو جو بھی وراثت سے حصہ ملے گا اُس حصے میں کوئی اور دعویٰ دار بھی نہیں ہو سکتا (وہ جائداد عورت کی ملکیت اور پھر اس کی کفالت کی ذمہ داری بھی بیٹے وغیرہ کی)
- عورت کا حق (شوہر پر) مہر کی صورت میں ، پھر شادی کے بعد اس کے نان نفقے کا ذمہ دار بھی شوہر
- عورت پہ شادی کے اخراجات یا اس کے بعد کے لئے ایسی کوئی شرط نہیں لگائی گئ ہے
- عورت کو اپنے والدین کی طرف سے جو جائیداد ملے اس پہ بھی اسکا شوہر کا کوئی قانونی/شرعی حق نہیں
- بہن کو باپ کے ترکہ میں سے جو ملے، اس پہ بھائی سوال نہیں کر سکتا
- مرد کا معاملہ - عورت سے مختلف ہے ، بالغ ہونے پر اپنے باپ کے ساتھ مل کر خاندان کی کفالت کے لیے معاشی جدوجہد کرنی ہے ، اپنے ماں باپ کا سہارا بننا ہے۔ اپنی بہنوں کی کفالت کرنی ہے۔ پھر شادی کے بعد تاحیات اپنی بیوی اور بچوں کا ہر قسم کا خرچہ اٹھانا ہے
- ان ذمہ داریوں سے وہ نہ بھاگ سکتا ہے نہ انکار کر سکتا ہے ورنہ گناہ گار ہو گا
- یہ سب ذمے داریاں وراثت سے حاصل کردہ رقم سے پوری نہیں کی جا سکتیں اس لیے بغور دیکھنے سے تو عورت کا وراثت میں مقرر کردہ حصہ اُس کے لیے اللہ کی طرف سے فضل، انعام اور احسان دکھائی دیتا ہے

وراثت میں عورت کا حصہ - آدھا !

- میراث میں حصوں کے تعین کی بنیاد جنس نہیں بلکہ ایک متوازن، مستحکم اور معاشی عدل وانصاف پر مبنی معاشرے کے تقاضے ہیں
- معاشرے میں ذمہ داریوں کے تناسب (quantum and proportion of responsibilities) کا تقاضا تھا کہ مردوں کو وراثت میں زیادہ حصہ دیا جاتا تاکہ وہ اپنے اوپر عائد جملہ عائلی ذمہ داریوں سے بطورِ احسن عہدہ برآ ہو سکیں
- گویا عورت کا حق وراثت مرد سے نصف نہیں کیا گیا بلکہ مرد کا حقِ وراثت اس کی اضافی ذمہ داریوں کی وجہ سے بڑھا دیا گیا
- اور یوں مرد اور عورت کی معاشرتی، سماجی اور عائلی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مالی توازن قائم کر دیا گیا
- بعض کئی دوسرے مواقع پر عورت کا حصہ مرد کے برابر اور کچھ مواقع پر مرد سے زیادہ بھی ہوتا ہے
- مرد و عورت کے مساوی حصے کی مثال - جب مرنے والے کے والدین زندہ ہوں اور اُس متوفی کی اولاد بھی ہو، جب اُس صاحب اولاد متوفی کی وراثت تقسیم ہو گی تو اُس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکہ کا 1/6 حصہ ملے گا (یہ قانون اسی آیت (11) میں بیان کیا گیا ہے)

وراثت میں عورت کا حصہ - آدھا !

- مرد و عورت کے مساوی حصے کی مثال - اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کی وراثت تقسیم کی جا رہی ہو جس کے نہ ماں باپ ہوں نہ کوئی اولاد اور اس کا ماں کی طرف سے ایک بھائی یا ایک بہن ہو (یعنی اَخیافی بھائی یا بہن) تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے (برابر طور پر) چھٹا حصہ ہے (یہ قانون آیت [12] میں بیان کیا گیا ہے)
- اگر اسلام کے نظامِ وراثت میں محض مرد ہونے کی وجہ سے عورت کے حصہ سے دوگنا ہوتا یا عورت کا حصہ محض عورت ہونے کی وجہ سے نصف ہوتا تو پھر اس مقام پر جب وہ ماں باپ کی حیثیت سے وراثت لے رہے ہیں یہاں بھی ان کے حصہ کا فرق برقرار رہتا جبکہ یہاں ایسا معاملہ نہیں۔
- عورت کا حصہ مرد سے زیادہ ہونے کی مثال (۱) اگر میت کے ورثاء میں اس کی بیٹی اور والدین ہیں، اب اس صورت میں بیٹی کو آدھا مال مل جائے گا اور ماں کو کل مال سے چھٹا حصہ ملے گا اور بقیہ باپ کو ملے گا (اگر ترکہ 100 روپے ہے تو بیٹی کو 50 روپے، ماں کو 16.6 اور باپ کو 33.4 روپے ملیں گے)
- (۲) ایک عورت مال وراثت چھوڑ کر فوت ہوئی، ورثاء میں بیٹی، شوہر اور باپ ہیں۔ اب بیٹی کو آدھا حصہ ملے گا، شوہر کو چوتھا حصہ ملے گا اور باپ کو باقی ماندہ مال ملے گا (اگر ترکہ 100 روپے ہے تو بیٹی کو 50 روپے، شوہر کو 25 اور باپ کو بھی 25 روپے ملیں گے)- ایک عورت کو 2 مردوں کے برابر

وراثت میں عورت کا حصہ - آدھا !

- عورت کو حصہ ملنے مگر مرد کو نہ ملنے کی مثال – اگر فوت ہونے والے کے ورثاء میں بیٹی / بیٹیاں اور سگی بہن / بہنیں ہیں، اور چچا/علاتی بھائی/اخیافی بھائی ہیں۔اس صورت میں بیٹی / بیٹیاں اور سگی بہن / بہنوں میں ہی کل مال تقسیم ہو جاتا ہے، اور چچا/علاتی بھائی/اخیافی بھائی محروم ہو جاتے ہیں
- اسلام کے نظام وراثت میں صورحال خواہ کچھ بھی ہو عورت تین حیثیتوں میں بطورِ بیوی، بیٹی اور ماں کسی طرح بھی وراثت سے محروم نہیں ہو سکتی
- ان تمام مختلف صورتوں میں عورت کی حیثیت کے حوالے سے اس کا حصہ بھی تبدیل ہو رہا ہے۔ لہٰذا اسلامی نظام وراثت میں تفصیلی طور پر عورت کی تمام حیثیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اسے مناسب حصہ دیا گیا ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب اسے سرے سے محروم کر رہے ہیں۔

فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ‌ ۚ وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ‌ ؕ

لڑکیوں کی میراث کی تفصیل

- اگر کسی شخص کی نرینہ اولاد نہ ہو صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں، تو اگر لڑکیاں ایک سے زائد ہیں، چاہے دو ہیں یا دو سے زیادہ، تو ان کو وراثت سے دو تہائی حصہ ملے گا اس میں سب لڑکیاں برابر کی شریک ہوں گی
- باقی ایک تہائی دوسرے ورثا مثلاً میت کے والدین، بیوی یا شوہر وغیرہ میراث کے حق داروں کو ملے گا
- قرآن کریم نے دو لڑکیوں سے زیادہ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے۔ لیکن اگر لڑکیاں دو سے زیادہ نہیں بلکہ دو ہوں تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔ البتہ قرآن کریم نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا ہے۔(حدیث ابو دوٗد کتاب الفرائض، والترمذی ابواب الفرائض۔ حضرت ثابت ابن قیسؓ کی دو بیٹیوں کی وراثت کا فیصلہ)
- اگر مرنے والے کی ایک لڑکی ہو تو اسے نصف ملے گا
- کل ترکہ کے نصف کی وہ حق دار ہو گی اور بقیہ نصف حصہ میں اگر اولاد نرینہ نہ ہو تو دوسرے ورثا حصہ پائیں گے۔ لیکن اگر دوسرے وارث موجود نہ ہوئے تو پھر وہ نصف بھی اسی لڑکی کی طرف لوٹ کر آئے گا۔

وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ

ماں باپ کا وراثت میں حصہ

- اولاد کے لیے وراثت کی تقسیم کی تفصیل بیان کرنے کے بعد والدین کی میراث کا ذکر
- والدین بھی اولاد کی طرح (کمی بیشی کے ساتھ) ہمیشہ وارث بنتے ہیں۔
- مرنے والے نے اگر ماں اور باپ دونوں زندہ چھوڑے تو ان کی وراثت کی تین صورتیں ہیں۔

1. والدین بھی زندہ ہوں اور ان کے ساتھ مرنے والے کی اولاد (خواہ مذکر ہو یا مؤنث) بھی زندہ ہو۔ ماں اور باپ ہر ایک کو 1/6 حصہ ملے گا۔ اور باقی جو وراثت بچے گی وہ دوسرے وارثوں کو ملے گی
2. مرنے والے کے والدین تو ہوں لیکن اس کی اولاد کوئی نہ ہو۔ اور نہ کوئی بہن بھائی ہو۔ اس صورت میں 1/3 ماں کو اور 2/3 باپ کو

(یہ اس صورت میں کہ مرنے والے کی بیوی یا شوہر موجود نہ ہو - لیکن اگر مرنے والے کی بیوی یا شوہر موجود ہو تو پہلے پہلے ان کا حصہ الگ کیا جائے گا۔ باقی میں 1/3 ماں کو اور 2/3 والد کو ملے گا)

3. مرنے والے کی اولاد تو نہ ہو لیکن بھائی بہن ہوں۔ جن کی تعداد دو ہو، خواہ دو بھائی ہوں یا بہنیں ہوں، یا دو سے زیادہ ہوں اس صورت میں ماں کو 1/6 ملے گا اور اگر کوئی اور وارث نہیں تو بقیہ 5/6 حصہ باپ کو مل جائے گا۔ (بھائیوں اور بہنوں کی موجودگی سے ماں کا حصہ کم ہو گیا)

اٰبَآؤُكُمۡ وَ اَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَـكُمۡ نَفۡعًا‌ ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝۱۱

یہاں تین باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں۔

1. انسان ہمیشہ نارسائی فکر کا شکار رہا، کوشش کے باوجود عموماً حقیقت تک نہیں پہنچ پاتا۔ اس کی سوچ کبھی حرص کے احساس سے خالی نہیں ہوتی۔ حصول منفعت کا تصور ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے یہاں یہ فرمایا جارہا ہے کہ اگر تقسیم میراث تم پر چھوڑ دی جاتی تو تم اسے ضرورت اور منفعت کی اساس پر اٹھانے کی کوشش کرتے۔ لیکن تمہارے پاس یہ جاننے کے لیے کوئی حتمی ذریعہ نہیں تھا جس سے تم یہ فیصلہ کرسکو کہ والدین اور اولاد میں تمہارے لیے زیادہ منفعت بخش کون ہے؟

اس لیے اللہ تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور بہتری کے لیے منفعت اور ضرورت کو اساس بنانے کی بجائے قرابت میں اقرب ہونے کو بنیاد بنایا (یہ ایک ایسا اصول ہے جو حالات کے بدلنے سے بھی کبھی نہیں بدلتا)

2. میراث کے جو حصے اللہ نے مقرر فرمادیئے ہیں ان میں کسی عقل کو دخل دینے اور کسی کی بیشی کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے وہ حتمی فیصلے ہیں جس میں انسانی عقل کے لیے دخل دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس طرح زندگی اور موت کا قانون اٹل ہے جس میں حالات کے بدلنے سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اسی طرح موت کے نتیجے میں جو حقوق مقرر کردیئے گئے ہیں وہ بھی ایسے محکم اور اٹل ہیں

3. اللہ نے میراث کے جو اصول مقرر فرمائے، جو حقوق متعین کیے اور جو احکام دیئے ہیں یہ اللہ کے ہمہ گیر علم اور گہری حکمت کا نتیجہ ہیں ان میں کسی تبدیلی کی کوشش اپنے آپ کو علم و حکمت سے محروم کرنا ہے...

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا - اور تمہارے لیے اس کا آدھا ہے جو

تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ - چھوڑا تمہاری بیویوں نے

اِنْ لَّمْ يَكُنْ - اگر نہ ہو

لَّهُنَّ وَلَدٌ - ان کا کوئی بچہ

فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ - پھر اگر ہو ان کا کوئی بچہ

فَلَكُمُ الرُّبُعُ - تو تمہارے لیے اس میں سے چوتھائی حصہ ہے

مِمَّا تَرَكْنَ - جو انہوں نے چھوڑا

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ - اس وصیت کے بعد

يُّوۡصِيۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّكُمۡ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَـكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ

يُّوۡصِيۡنَ بِهَاۤ - انہوں نے وصیت کی جس کی

اَوۡ دَيۡنٍ - یا کسی قرضے (کے بعد)

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ - اور ان کے لیے اس میں سے چوتھائی حصہ

مِمَّا تَرَكۡتُمۡ - جو تم نے چھوڑا

اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّكُمۡ وَلَدٌ - اگر نہ ہو تمہارا کوئی بچہ

فَاِنۡ كَانَ لَـكُمۡ وَلَدٌ - پھر اگر ہو تمہارا کوئی بچہ

فَلَهُنَّ الثُّمُنُ - تو ان کے لیے اس میں سے آٹھواں حصہ ہے

مِمَّا تَرَكۡتُمۡ - جو تم نے چھوڑا

مِّنۡ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ تُوۡصُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ‌ؕ وَاِنۡ كَانَ رَجُلٌ يُّوۡرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امۡرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ‌ ۚ

مِّنۡ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ - اس وصیت کے بعد

تُوۡصُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ - تم نے وصیت کی جس کی یا کسی قرضے کے بعد

وَاِنۡ كَانَ رَجُلٌ - اور اگر ہو کوئی ایسا مرد

يُّوۡرَثُ كَلٰلَةً -جس کا وارث بنایا جاتا ہے اس حال میں کہ وہ کلالہ تھا

کلالہ - جس کی اولاد ہو نہ ماں باپ زندہ ہوں

اَوِ امۡرَاَةٌ - یا کوئی ایسی عورت ہو

وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ - اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہے

فَلِكُلِّ وَاحِدٍ - تو ہر ایک کے لیے ہے

مِّنۡهُمَا السُّدُسُ - ان دونوں میں سے چھٹا حصہ

فَاِنۡ كَانُوۡۤا اَكۡثَرَ مِنۡ ذٰلِكَ فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصٰى بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ۙ غَيۡرَ مُضَآرٍّ ‌ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ ؕ ﴿۱۲﴾

فَاِنۡ كَانُوۡۤا - پھر اگر وہ (لوگ) ہوں

اَكۡثَرَ مِنۡ ذٰلِكَ - اس سے زیادہ

فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ - تو وہ شریک ہیں ایک تہائی میں

مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ - اس وصیت کے بعد

يُّوۡصٰى بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ - وصیت کی گئی جس کی یا کسی قرضے کے بعد

غَيۡرَ مُضَآرٍّ - (جو) نقصان دہ نہ ہو (ایسی وصیت یا قرض)

مُضَار - ضرر پہنچانے والا

وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ - یہ ہے حکم اللہ کا (وراثت کے متعلق)

وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ - اور اللہ خوب جاننے والا ہے، بہت بردبار ہے

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَاۗرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝١٢

اور تمہاری بیویوں نے جو کچھ چھوڑا ہو اس کا آدھا حصہ تمہیں ملے گا اگر وہ بے اولاد ہوں، ورنہ اولاد ہونے کی صورت میں ترکہ کا ایک چوتھائی حصہ تمہارا ہے جبکہ وصیت جو انہوں ں نے کی ہو پوری کر دی جائے، اور قرض جو اُنہوں نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے اور وہ تمہارے ترکہ میں سے چوتھائی کی حق دار ہوں گی اگر تم بے اولاد ہو، ورنہ صاحب اولاد ہونے کی صورت میں اُن کا حصہ آٹھواں ہوگا، بعد اس کے کہ جو وصیت تم نے کی ہو وہ پوری کر دی جائے اور جو قرض تم نے چھوڑا ہو وہ ادا کر دیا جائے اور اگر وہ مرد یا عورت (جس کی میراث تقسیم طلب ہے) بے اولاد بھی ہو اور اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں، مگر اس کا ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی اور بہن ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، اور بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکہ کے ایک تہائی میں وہ سب شریک ہوں گے، جبکہ وصیت جو کی گئی ہو پوری کر دی جائے، اور قرض جو میت نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے، بشر طیکہ وہ ضرر رساں نہ ہو یہ حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ دانا و بینا اور نرم خو ہے

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً
اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى
الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿١٢﴾

In what your wives leave, your share is a half, if they leave no child; but if they leave a child, ye get a fourth; after payment of legacies and debts. In what ye leave, their share is a fourth, if ye leave no child; but if ye leave a child, they get an eighth; after payment of legacies and debts. If the man or woman whose inheritance is in question, has left neither ascendants nor descendants, but has left a brother or a sister, each one of the two gets a sixth; but if more than two, they share in a third; after payment of legacies and debts; so that no loss is caused (to any one). Thus is it ordained by Allah; and Allah is All-knowing, Most Forbearing.

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

میاں بیوی کی میراث کی تفصیل

- انسانی زندگی میں جو رشتے بے حد اہمیت کے حامل ہیں وہ چار رشتے ہیں اور یہی حقیقت میں قرابت داری کے چار ستون ہیں۔ والدین، اولاد، شوہر اور بیوی
- اولاد اور والدین کے احکام میراث کا ذکر سابقہ آیت میں ہو گیا۔اب میاں بیوی کی میراث کے احکام
- اگر بیوی پہلے فوت ہو گئ ہے اور اس کی کوئی اولاد نہیں ہے تو جو وہ چھوڑ گئی ہے اس میں سے نصف شوہر کو ملے گا، باقی نصف مرحومہ کے والدین اور بہن بھائیوں میں حسب قاعدہ تقسیم ہوگا۔
- اگر مرنے والی نے اولاد چھوڑی ہو تو موجود شوہر کو مرحومہ کے مال سے (کسی قرض کی ادائیگی اور وصیت پوری کرنے کے بعد) کل مال کا 1/4 حصہ ملے گا اور باقی 3/4 دوسرے ورثاء میں تقسیم ہوگا
- اگر شوہر پہلے فوت ہو گیا ہے اور اسکی ایک بیوہ ہے یا کئ بیویاں ہیں تو وہ اولاد ہونے کی صورت میں وہ 1/8 کی اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں 1/4 کی حصہ دار ہوں گی (سب بیویوں میں یہ حصہ برابر تقسیم ہوگا)
- شوہر کے مرنے کی صورت میں جہاں یہ دیکھا جائے گا کہ اس کے ذمہ کوئی قرض ہے یا نھیں وہیں سب سے پہلے یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس نے اپنی بیوی کا مہر ادا کیا تھا یا نہیں اور اگر اس نے ادا نہیں کیا تو دوسرے قرضوں کی طرح یہ مہر بھی ادا کیا جائے گا۔

وَاِنۡ كَانَ رَجُلٌ يُّوۡرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امۡرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ‌ ۚ فَاِنۡ كَانُوۡۤا اَكۡثَرَ مِنۡ ذٰ لِكَ فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ

کلالہ کی میراث کا بیان

- اہل علم کے نزدیک کلالہ اس شخص کو کہتے ہیں جس کے نہ اصول ہوں نہ فروع۔ یعنی نہ اس کے باپ دادا ہوں اور نہ اس کی اولاد ہو۔ البتہ اس کا ایک بھائی یا بہن ہو (اور اس پر مفسرین کا اجماع ہے کہ یہاں بھائی اور بہنوں سے مراد اخیافی (ماں شریک) بھائی اور بہن ہ مراد ہیں)
- اب اگر کسی ایسے مرنے والے کا بھائی ہو تو اس کو 1/6 حصہ ملے گا اور اگر بھائی نہیں تو بہن کو 1/6 حصہ ملے گا اور اگر یہ بھائی ایک سے زیادہ ہوں، مثلاً ایک بھائی ایک بہن ہوں یا دو بھائی یا دو بہنیں ہوں تو سب کو مرنے والے کے کل مال کے 1/3 حصے میں شریک ہوں گے
- ادائیگی قرض اور وصیت کی تکمیل کی شرط یہاں بھی ہے (ان دو کو پورا کرنے کے بعد ترکہ تقسیم ہو گا)

غَيۡرَ مُضَآرٍّ‌ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ

- یہ سارا کام ایسے ہونا چاہیے کہ کسی کو ضرر پہنچانے کی نیت نہ ہو (جیسے مرنے والا اپنے اوپر کسی فرضی قرض کو تسلیم کرے یا اپنے ذاتی مال کو کسی کی امانت ظاہر کرے...... یہ گناہِ کبیرہ میں سے ہے)
- وصیت میں ضرر رسانی دوزخ کا مستحق بنا دیتی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا آدمی تمام عمر اہل جنت کے سے کام کرتا رہتا ہے مگر مرتے وقت وصیت میں ضرر رسانی کرکے اپنی زندگی کو ایسے عمل پر ختم کر جاتا ہے جو اسے دوزخ کا مستحق بنا دیتا ہے۔ (سنن ابوداؤد، مسند امام احمد)

اضافی مواد

Reference Material

Ordinal Numbers used in Quran - ترتیبی اعداد

English	اردو	عربی
First	پہلا	أَوَّل
Second	دوسرا	ثانِي
Third	تیسرا	ثُلث
Fourth	چوتھا	رُبع
Fifth	پانچواں	خُمس
Sixth	چھٹا	سُدس
Seventh	ساتواں	سُبع
Eighth	آٹھواں	ثُمُن
Ninth	نواں	تُسع
Tenth	دسواں	عُشر

قرض اور دَین میں فرق

- قرض:
  - قرض مصدر ہے قَرَضَ یَقرِضُ سے - معنی: کاٹنا، قرض دینا اور بدلہ دینا
  - شرعی طور پر قرض ایسے مال کو کہا جاتا ہے جو قرض لینے والے کو بطور ادھار دیا جاتا ہے (ایسا مال جو انسان اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کسی دوسرے سے لیتا ہے) واپسی کی شرط پر
  - جس کی ادائیگی کی مدت مقرر نہ کی گئی ہو
- دَین
  - لین دین کی تمام ذمہ داریاں (دَین میں شامل)-
  - ایسا ادھار جس کی ادائیگی کی مدت مقرر ہو
  - دَین، تجارتی مقاصد کے لیے بھی لیا جاسکتا ہے اور ذاتی ضرورتوں کے لیے بھی
  - دَین کا لفظ قرض سے عام ہے (کوئی شخص مدیون ہو سکتا ہے ضروری نہیں مقروض بھی ہو)

مختلف حیثیتوں سے وراثت میں عورت کے مقرر کردہ حصص

ماں کی حیثیت سے

- اولاد یا ایک سے زائد بہن بھائی کی موجودگی میں چھٹے حصے
- یہ رشتے نہ ہونے پر ایک تہائی

بیٹی کی حیثیت سے

- اگر اولاد میں اکیلی بیٹی ہی ہے تو اسے نصف مال ملے گا
- ایک سے زائد بیٹیاں ہوں تو انہیں دو تہائی مال ملے گا
- اگر بیٹے و بیٹیاں دونوں ہوں تو مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک حصہ کے اصول سے مال تقسیم ہوگا

بہن کی حیثیت سے

- سگی اکیلی بہن، میت کی اولاد نہیں تو بہن کو آدھا مال ملیگا-ایک سے زائد ہوں تو 2/3........

بیوی کی حیثیت سے

- اگر اولاد موجود نہ ہو تو اسے کل مال ¼ ، اور اگر اولاد موجود ہو تو 1/8

دادی اور نانی کی حیثیت سے

- اگر میت کی ماں موجود نہیں تو نانی/دادی کو 1/6، اگر ہے تو کچھ نہیں ملیگا، باپ ہے تو دادی کا حصہ نہیں ہے

قانونِ وراثت کی چند اہم اصطلاحات

- مورِث: وہ میت جس کا ساز وسامان وجائیداد دوسروں کی طرف منتقل ہو رہی ہے
- وَارِثُ: وہ شخص جس کی طرف میت کا ساز وسامان وجائیداد منتقل ہو رہی ہے
- مَوْرُوْث: ترکہ، یعنی وہ جائیداد یا ساز وسامان جو مرنے والا چھوڑ کر مرا ہے
- اُولُوا الاَرْحَام: قرابت نسبی، وہ لوگ جو قرابت داری کی وجہ سے وارث بنتے ہیں
- عینی: ماں باپ دونوں کی طرف سے سگے رشتے
- علاتی: جو صرف باپ کی طرف سے سگے ہوں (باپ شریک)
- اخیافی: جو صرف ماں کی طرف سے سگے ہوں (ماں شریک)

رشتہ دار ورثا (تین قسم کے)

1. اصل (اصول): باپ دادا، پر دادا، اوپر تک
2. فروع: اپنی صلبی اولاد اور بیٹوں کی اولاد نیچے تک
3. حواشی: بہن بھائی اور بھائی کے بیٹے نیچے تک اور چچے (خواہ سگے ہوں یا باپ دادا کے) اوپر تک اور ان کے بیٹے نیچے تک

قانونِ وراثت کی چند اہم اصطلاحات

- وارث بننے کے اعتبار سے ورثاء کی اقسام

1. ذوی الفروض (اصحاب فرائض) وہ رشتہ دار ہیں جن کے حصے مقرر کر دیئے گئے ہیں اور ان کے متعلق قرآن حکیم یا احادیث مبارکہ میں واضح احکام موجود ہیں - ترکہ کی تقسیم کا آغاز ذوی الفروض سے ہوتا ہے یعنی ترکہ میں سے پہلے ذوی الفروض کو حصہ ملے گا

ذوی الفروض رشتوں میں :

۴ مرد- شوہر، باپ، اخیافی بھائی، جد صحیح (دادا، پر داد)

۸ عورتیں-بیوی، ماں، بیٹی، پوتی، سگی بہن، علاتی (ماں شریک) بھائی، اخیافی بہن، جدّہ صحیحہ (دادی نانی)

2. عصبات : وہ رشتے جن کے جن کا حصے مقرر شدہ نہ ہوں، اصحاب فرائض سے جو بچتا ہے انھیں ملتا ہے اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو تمام مال (ترکہ) انہی میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

3. ذوی الارحام : وہ ورثاء جو اس وقت وارث ہوتے ہیں جب اصحاب الفرائض (زوجین کے علاوہ) اور عصبات نہ ہوں (ماموں خالہ اور چچاؤں کی اولاد)

- معتدہ : وہ عورت جو شوہر کی وفات کی وجہ سے عدت میں ہو

اسلامی قانونِ وراثت کے چند استثنیٰ

- مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہو گا خواہ ان میں آپس میں کوئی بھی نسبی رشتہ ہو۔ (لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ۔البخاری)
- قاتل کی میراث۔اگر کوئی شخص ایسے آدمی کو قتل کردے جس کے مال میں اس کو میراث پہنچتی ہو تو یہ قاتل اس شخص کی میراث سے محروم ہوگا (ليس للقاتِلِ مِنَ الميراثِ شيءٌ – أبو داودوالنسائي)، البتہ قتل خطا کی بعض صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔
- غیر مولود کی میراث ۔اگر کسی شخص نے اپنی کچھ اولاد چھوڑی اور بیوی کے پیٹ میں بھی بچہ ہے، تو یہ بچہ بھی وارثوں کی فہرست میں آئے گا۔
- معتدّہ کی میراث : جس شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور طلاق رجعی ہے پھر طلاق سے رجوع یا عدت ختم ہونے سے پہلے وفات پا گیا تو یہ عورت میراث میں حصہ پائے گی
- اگر کسی شخص نے مرض الوفات میں بیوی کو طلاق دی، اگرچہ طلاق بائن یا مغلظہ ہی ہو اور عدت ختم ہونے سے پہلے مر گیا تب بھی وہ عورت اس کی وارث ہو گی
- اگر کسی شخص نے مرض الوفات سے پہلے بائن یا مغلظہ طلاق دی اور اسکے چند دن بعد عورت کی عدت میں وہ فوت ہو گیا تو اس صورت میں اس کو میراث میں سے حصہ نہیں ملے گا۔البتہ اگر طلاق رجعی ہے تو وہ وارث ہو گی
- اگر کسی عورت نے شوہر کے مرض وفات میں خود خلع کر لیا تو وارث نہیں ہو گی، اگرچہ اس کا شوہر اس کی عدت کے دوران مر جائے

وصیت کے احکام وآداب

- لغوی اعتبار سے وصیت کے معنی عہد لینے کے ہیں وصیت تاکید اور اہتمام سے کی گئی بات یا حکم کو کہا جاتا ہے خواہ زندگی میں یا مرنے کے بعد، شریعت میں وصیت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد وفات کے بعد کسی کو کچھ دینے یا کسی امر کی ذمہ داری سونپنے کا عہد دینا ہے
- جب تک وراثت کی تقسیم کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے وصیت کو فرض قرار دیا گیا تھا (البقرہ) لیکن تقسیمِ وراثت کے قوانین کے بعد اس کی فرضیت ختم ہو گئی لیکن وصیت کرنا اب بھی ایک مستحب عمل
- وراثت کی تقسیم کے احکام میں بار بار اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ تقسیم مرنے والے پر کسی قرض کی ادائیگی اور اس کی وصیت پوری کی جانے کے بعد ہو گی ۔اس سے وصیت کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے

وصیت کی مشروعیت (قرآنِ کریم میں)

- سورۃالبقرہ آیات ۱۸۰ ۔ ۱۸۲ میں اس کی فرضیت جو احکام وراثت نازل ہونے پر منسوخ ہوئی
- سورۃالنساء آیات ۱۲-۱۱ جن میں وراثت کی تقسیم وصیت پوری کرنے کے بعد کا ذکر
- سورۃالمائدہ آیت ۱۰۶ -اے ایمان والو! جب تم میں سے کوئی مرنے کے قریب ہو تو وصیت کرتے وقت آپس کے معاملات طے کرنے کے لیے گواہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ تم میں سے دو دیانت دار آدمی ہوں (جو تمہاری وصیت کے گواہ بنیں)

وصیت کے احکام و آداب

وصیت کی مشروعیت (حدیثِ نبوی میں)

- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی چیز ہو، درست نہیں کہ دوراتیں بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کئے بغیر گزار دے۔ (صحیح بخاری۔کتاب الوصیہ) (صحیح مسلم۔کتاب الوصایا۔ باب الوصایا)

(اس سے مراد ایسا شخص ہے جس کے ذمہ قرضہ ہو یا اس کے پاس کسی کی امانت رکھی ہو یا اس کے ذمہ کوئی واجب ہو جسے وہ خود ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کے لیے وصیت میں یہ تفصیل لکھ کر رکھنا ضروری ہے)

- نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اللہ تعالیٰ نے وفات کے وقت تمہیں اپنے مال کے ایک تہائی حصہ کو صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے تاکہ تمہاری نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہے۔ (مسند احمد، سنن ابو داود، بروایت ابو درداء)

- **وصیت کی حکمت** - چونکہ وراثت کی تقسیم قرابت کی بنیاد پر ہوتی ہے اور ضرورت و حاجت کی بنیاد پر نہیں اس لیے اگر کوئی ایسا رشتہ دار جو محتاج اور وراثت کا حقدار نہ ہو اس کو وصیت سے مال دیا جاسکتا ہے یا اگر کسی شخص کے بیٹے کا انتقال ہوگیا ہے اور پوتا پوتی حیات ہیں تو ان کو وراثت سے مال دیا جاسکتا ہے

وصیت کے احکام و آداب

واجب وصیت (وہ وصیت جو حقوق (العباد) کی ادائیگی اور امانتوں اور قرضوں کی واپسی کے لئے کی جائے)

- ← حقوق العباد کے ساتھ ساتھ علماء نے زکواۃ کی ادائیگی اگر زکوۃ فرض تھی اور ادا نہیں کی تو اس کی وصیت کرنا بھی واجب بتایا ہے اس طرح اگر روزے چھوٹ گئے ہیں (جتنے بھی) ان کے بدلے میں صدقہ ادا کرنے کی وصیت کرنا بھی

مستحب وصیت

- ← اپنے مال میں سے ایک تہائی کی کسی بھی ضرورت مند شخص، مسجد، مدرسہ، مسافر خانہ، یتیم خانہ یا اعلائے کلمتہ الحق کے لیے وصیت کرنا

مکروہ وصیت

- ← وہ وصیت ہے جو فسوق وفجور اور گناہ کے کاموں میں مبتلا لوگوں کے حق میں کی جائے۔

ناجائز وصیت

- ← ایسی وصیت جو شریعت کے احکام سے متصادم ہو جیسے ایک تہائی سے زیادہ جائداد کی وصیت کرنا، وارث کے لیے وصیت کرنا۔اس طرح کی وصیت نافذ نہیں ہوگی
- ← اولاد یا کسی جائز وارث کو اپنی جائداد سے محروم کرنے کے لیے کسی دوسرے شخص یا ادارے کے لیے وصیت کرنا۔ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور جہنم میں جانے کا باعث (حدیث)

وصیت کے احکام و آداب (متفرقات)

- کسی ایسے شخص کیلئے وصیت جائز نہیں ہے جس کا حصہ اللہ تعالی نے میراث مقرر کردیا ہے، جیسے، بیٹا، بیٹی اور ماں، باپ اور بیوی وغیرہ (لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ - أبو داود والترمذي والنسائي ، و ابن ماجه)

ورثاء کے لیے وصیت کرنے کی صورت میں وہ وصیت غیر معتبر ہوگی

- ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہیں کی جاسکتی (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ایک تہائی سے زیادہ وصیت تمام قانونی ورثاء کی رضامندی کے ساتھ مشروط ہے۔
- اگر ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کی گئی ہو تو صرف مال کے ایک تہائی حصہ میں وصیت نافذ ہوگی (اور باقی مال شرعی قوانین کے مطابق تقسیم ہوگا وارثوں میں)
- وصیت کا مقصد کسی وارث کو ضرر پہنچانا نہ ہو (النساء آیت ۱۲)

جو شخص اپنے وارث کو میراث سے محروم کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو جنت کی میراث سے محروم کردے گا (ابن ماجه)

- جو شخص اپنے مال میں وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ اپنی وصیت موت آنے سے پہلے لکھوادے، اور اس کو معتبر بنانے پر توجہ دے اور اس پر گواہ بنائے

وصیت کے احکام و آداب (متفرقات)

- تحریر کردہ وصیت نامہ میں تبدیلی بھی کی جا سکتی ہے، یعنی اگر کسی شخص نے کوئی وصیت تحریر کرکے اپنے پاس رکھ لی، پھر اپنی زندگی میں ہی اس میں تبدیلی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔
- وصیت زبانی اور تحریری دونوں طرح کی ہو سکتی ہے۔ وصیت کے لئے تحریری ہونا ضروری نہیں (تاہم تحریری ہونے اور گواہ ہونے کی صورت میں ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچا جا سکتا ہے)
- قرض وصیت پر مقدم ہے یعنی ترکے میں سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا (اگر ہے) اور پھر وصیت کا نفاذ
- وصیت کے لیے عقل اور ہوش و حواس میں ہونا ضروری ہے (حالت جنون میں وصیت کرنا صحیح نہیں)
- جبر سے حاصل کی گئی وصیت باطل ہے
- وصیت کرنے والے کیلئے بالغ ہونا شرط ہے یا نہیں ؟ امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بالغ ہونا شرط ہے
- اگر وصیت میں شرعی مخالفت نہیں تو میت کی وفات کے بعد اس کے ورثاء پر وصیت کا نفاذ واجب ہے۔ جو اس میں کوتاہی کرے یا وصیت کو بدلے یا چھپائے تو وہ بڑا گنہگار ہے (البقرۃ:181)

وصیت کے احکام و آداب (متفرقات)

← اللہ کے رسول ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَأَوْصَى فَكَانَتْ وَصِيَّتُهُ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا تَرَكَ مِنْ زَكَاتِهِ فِي حَيَاتِهِ جس کی وفات کا وقت قریب ہو اور اُس نے کتاب اللہ کے مطابق وصیت کی تو یہ وصیت اُس کے لئے زندگی میں رہ جانے والی زکوۃ کے لئے کفّارہ بن جائے گی۔(ابن ماجہ : 2705)

← حضرت سعد بن وقاص کی ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

إِنَّكَ إِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ بیشک تم اپنے ورثاء کو غنی (یعنی مالدار) ہونے کی حالت میں چھوڑو، یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اُنہیں اِس حالت میں چھوڑو کہ وہ محتاج و مُفلس ہو کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔(ترمذی: 2116)

نبی کریم ﷺ کے عہد میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا، اُس نے ترکہ میں صرف چھ غلام چھوڑے تھے، جنہیں اُس نے مرنے سے پہلے مرض الوفات میں آزاد کردیا (یعنی ورثاء کے لئے کچھ نہ چھوڑا) اُس کے ورثاء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ معاملہ ذکر کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لَوْ عَلِمْنَا, مَا صَلَّيْنَا عَلَيْهِ“ اگر ہمیں پہلے معلوم ہوتا تو ہم اُس کی نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھتے۔(سنن بیہقی)

پھر آپ ﷺ نے اُن چھ غلاموں کو بلوایا اور اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی اور پھر دو کو آزاد کردیا (کیونکہ چھ میں دو غلام تہائی مال ہیں) اور بقیہ چار کو غلامی کی حالت میں واپس لوٹادیا (سنن بیہقی)

وصیت کے احکام و آداب (متفرقات)

- میراث اور وصیت کے ضمن میں ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے انتقال کے بعد اس کا مال صحیح طریقہ سے اولاد اور دیگر وارثین تک پہنچ جائے اور اولاد اس کے مال کو صحیح طریقہ سے استعمال کرے اور اس میں مزید اضافہ بھی ہوتا رہے۔
- اسی طرح ہمیں اس بات کی بھی فکر و کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے مرنے کے بعد ہماری اولاد کیسے اللہ کے احکام و نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کے مطابق زندگی گزارے گی تاکہ ابدی زندگی میں بھی کامیاب ہو
- حضورِ اکرم ﷺ کی امت کے لیے بہت سی وصیتیں ہیں:اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے قبل ارشاد فرمایا" نماز، نماز۔ اپنے غلاموں)اور ماتحت لوگوں(کے بارے میں اللہ سے ڈرو، یعنی ان کے حقوق ادا کرو" (ابو داود ، مسند احمد)
- حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنی اولاد کو وصیت کا ذکر قرآن میں :

" اے میرے بیٹو ! اللہ نے یہ دین تمہارے لیے منتخب فرمالیا ہے، لہٰذا تمہیں موت بھی آئے تو اس حالت میں آئے کہ تم مسلم ہو۔ کیا اُس وقت تم خود موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا تھا، جب انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے ؟ اُن سب نے کہا تھا کہ ہم اُسی ایک خدا کی عبادت کریں گے، جو آپ کا معبود ہے اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کا معبود ہے اور ہم صرف اسی کے فرمانبردار ہیں" (سورۃالبقرۃ ۱۳۲ - ۱۳۳)

وصیت کے احکام وآداب (متفرقات)

ان اعمال کی وصیت کرنا چاہیے جن سے وصیت کرنے والے کو ہمیشہ ثواب ملتا رہے گا اور اس کے بعد لوگ نیکی و بھلائی کی راہ پر چلتے رہیں مثلاً:

- اللہ کی عبادت کی وصیت کرنا
- اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے ڈرانا
- آپس میں صلح وصفائی سے زندگی گزارنے کی وصیت
- نماز کی پابندی کرنے اور زکوۃ ادا کرتے رہنے کی وصیت کرنا
- مسکینوں کی دیکھ بھال کرنے کی وصیت کرنا
- سنت کے مطابق زندگی گزارنے اور بدعات وخرافات سے بچنے کی وصیت کرنا
- ایمان اور صراط مستقیم پر گامزن رہنے کی وصیت کرنا
- امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضے کی وصیت کرنا
- حق اور صبر کی تلقین کی وصیت کرنا